

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ

مصنف کی دیگر مطبوعہ تصانیف و رسائل

# الاربعین

رضوان اللہ علیہ

فی مناقب الخلفاء الراشدين

مؤلف

مولانا ساجد خان

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی  
مدرسہ دارالعلوم مدنیہ

- (۱) مناظرہ کوہاٹ: ۲۰۱۲ میں کوہاٹ میں جشن عید میلاد النبی ﷺ پر ہونے والے مناظرے کی مکمل روئیداد
- (۲) الاربعین فی مناقب امیر المومنین: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل پر چالیس مستند احادیث کا مجموعہ
- (۳) تحریک آزادی اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی
- (۴) دفاع اہل السنۃ والجماعۃ (جلد اول)  
دارالعلوم دیوبند کی تقاریر سے مزین اس کتاب میں علمائے اہل السنۃ والجماعۃ پر ہونے والے تمام اعتراضات کے انتہائی مفصل و مدلل جوابات دئے گئے ہیں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب جو طبع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔
- (۵) الاربعین فی مناقب الخلفاء الراشدين: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ
- (۶) آزار ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے اور ایمان الیون مصطفیٰ۔ آزر و ایمان و کفر والدین مصطفیٰ ﷺ پر تحقیقی مقالہ اور اشکالات کے مدلل جوابات
- (۷) مسلک اعلیٰ حضرت: احمد رضا خان کے تصنیف پر ناقابل تردید دلائل
- (۸) ازالۃ الواسواس عن اثراہن عباس رضی اللہ عنہما: سات زمیوں کے متعلق حدیث پر محققانہ کلام
- (۹) مناظرہ علم غیب: سوات میں ہونے والے علم غیب کے موضوع پر مناظرہ کی روئیداد
- (۱۰) صوفی مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار بریلوی کی مختصر سوانح حیات
- (۱۱) کردار یزید: یزید کے فسق پر محققانہ گفتگو اور تاریخی کتب کے اصل عکس (سکین) کے ساتھ اہلسنت کا موقف واضح کیا گیا ہے اپنے باب میں ناقابل تردید دلائل پر مشتمل
- (۱۲) اعلان التکبیر علی اصحاب عید الغدیر: ۱۸ ذوالحجہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر اہل تصنیف کی طرف سے منائی جانے والی عید غدیر کا پس منظر اور اس کا بدعت ہونا شیعہ مسلمات سے
- (۱۳) تحریک لبیک اور علامہ خادم حسین رضوی کی حقیقت
- (۱۴) مروجہ حید اسقاط پر ایک نظر مع روئیداد مناظرہ حید اسقاط
- (۱۵) طاہر القادری اور مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ جہاد و امن
- (۱۶) شیخ محمد بن عبد الوہاب مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد اور ان پر الزامات کی حقیقت

مزید تفصیلات کیلئے

باہتمام: بھائی عبد الواسع بٹیل

شائع کردہ: جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

## تفصیلات کتاب

کتاب کا نام: الاربعین فی مناقب الخلفاء الراشدين  
 مؤلف: مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ  
 طباعت: بار اول، شعبان المعظم ۱۴۴۰ھ، مطابق مئی ۲۰۱۹ء  
 ناشر: جمعية اہل السنة والجماعة پاکستان  
 صفحات: ۳۲  
 قیمت: ۵۰

### ملنے کے پتے

دفتر نوجوانان احناف دیوبند 03333300274

مکتبہ جمال قاسمی کراچی 03482175472

مولانا صاحب کی تمام کتب بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے اس نمبر پر

رابطہ کریں 03482175472

نوٹ: لائبریری والے حضرات تمام کتب مولانا سے بالمشافہ ملاقات کر کے مفت حاصل کر سکتے ہیں

حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ

# الاربعین

## فی مناقب الخلفاء الراشدين

رضی اللہ عنہم

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ  
 (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی مدرس دارالعلوم مدنیہ)

باہتمام: عبدالواسع جلیل صاحب

ناشر: جمعية اہل السنة والجماعة پاکستان

ازیں اپنے مشن، نظریہ اور کا زکی دعوت دیتے وقت ہمیں صحابہ کرامؓ کے فضائل کا سہارا بھی حاصل کرنا پڑتا ہے بناء بریں اگر ہم ان مختصر مختصر احادیث کو زبانی یاد کر لیں تو اس سے ہمارے دعوتی مشن میں ایک نکھار اور خوبصورتی پیدا ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس میں طوالت سے اجتناب کیا ہے۔

”الاربعة في مناقب الخلفاء الراشدين“ کے سلسلے میں اولاً ہمارا طرز عمل یہ ہو گا کہ ہر خلیفہ راشد کے حوالے سے دس دس احادیث کو ذکر کیا جائے گا۔ بعد ازاں اگر ان شاء اللہ اللہ کی توفیق اور آپ حضرات کی دعائیں شامل حال رہیں تو ہر ایک خلیفہ راشدؓ پر مستقل ”اربعة“ کا سلسلہ شروع کیا جائے گا، جیسا کہ اس سے قبل امیر المؤمنین حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ایک مجموعہ پیش کیا جا چکا ہے۔

فی الوقت ہر ایک خلیفہ راشدؓ پر دس دس احادیث ذکر کی جائیں گی، جس میں طرز تحریر یہ ہو گا کہ اولاً ہر خلیفہ راشدؓ کا مختصر تعارف، پھر عربی متن مع اعراب حدیث، پھر اس کا ترجمہ اور عند الضرورت اس حدیث کی مختصر تشریح یا اس سے حاصل ہونے والا سبق آموز پیغام جسے ”فائدہ“ کا عنوان دیا جائے گا، ذکر کریں گے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس سلسلے کو دوام بخشے اور پوری امت کی ہدایت اور راقم کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنائے، آمین۔



## عرض مؤلف

راقم الحروف اس سے قبل ”الاربعة في مناقب امير المؤمنينؓ“ کے عنوان سے امیر المؤمنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ لکھ چکا ہے، جسے عوام و خواص میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی الحمد للہ۔ اس مجموعہ کی اشاعت کے بعد انتہائی عزیز و مشفق دوست اتاذ الحدیث اور ہفت روزہ ”اہلسنت“ کے ہر دل عزیز و معروف کالم نگار حضرت مولانا عدنان کلیانوی صاحب زید مجدہم نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طرح کا ایک مختصر مجموعہ ”خلفائے اربعہ“ کے فضائل پر بھی جمع ہو جائے تو عوام کے ساتھ ساتھ جماعتی ساتھیوں کے لیے بھی انتہائی مفید رہے گا۔ ان کے مشورہ اور اصرار پر راقم نے اس حوالے سے کام کی ہامی بھری اور اس حوالے سے ایک قسط وار مضمون لکھنا شروع کیا جو ”ہفت روزہ اہلسنت“ میں کئی اقساط میں شائع ہوا۔ کچھ دن پہلے جب محترم بھائی عبدالواسع جلیل صاحب سے اس مضمون کا تذکرہ کیا اور اسے شائع کروانے کی خواہش کا اظہار کیا، جس پر انھوں نے فوراً ہامی بھری، الحمد للہ اہلسنت کے اس بے لوث خادم کی بدولت اس وقت یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

قارئین سے درخواست ہے اربعین (چالیس احادیث) لکھنے کا میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان احادیث کو ہم اچھی طرح یاد کر لیں، کیونکہ ہمارا میدان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت کے دفاع کا ہے اور ہم علامۃ الناس کو دفاع صحابہؓ کے جذبے سے اس وقت تک سرشار نہیں کر سکتے جب تک ہم ان مقدس شخصیات کی عظمت، اہمیت، حیثیت اور قدر و منزلت لوگوں کے دلوں میں نہ بٹھادیں، علاوہ



## خليفه بلا فصل، خليفه الرسول وخليفه اوّل

### حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام ایک قول کے مطابق عبد اللہ تھا، جبکہ ایک قول عبد الکعبہ کا بھی ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ سے بدل دیا۔

آپؓ کا لقب ”عتیق“ تھا، کیونکہ عتیق کا معنی ہے جہنم سے خلاصی پانے والا۔ یہ لقب آپؓ کو خود حضور ﷺ نے دیا تھا۔ اسلام میں آپؓ پہلی شخصیت ہیں جن کو یہ لقب دیا گیا۔ البتہ آپؓ کا مشہور و معروف لقب جو آپؓ کی ذات مقدسہ کا جزء لا ینفک بن گیا ”الصديق“ ہے جس کی وجہ یہ بنی کہ معراج کے بعد مشرکین مکہ جب آپؓ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ دیکھو تمہارا ساقی (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کیا کہہ رہا کہ ایک رات میں وہ آسمانوں کی سیر کر کے آگیا ہے تو صديق اکبرؓ نے بے ساختہ کہا خدا کی قسم! اگر اس سے بھی زیادہ کہے تو ہم اس کی تصديق کرنے والے ہوں گے، جس کے بعد آپؓ کا لقب ”صديق“ ہو گیا۔

زمین میں آپؓ کا لقب صديق ہے تو آسمانوں میں آپؓ کا لقب ”علیم“ ہے۔ والد کا نام عثمان اور لقب ابو قحافہ جبکہ والدہ کا نام سلمہ اور کنیت ام النخیر ہے۔ آپؓ کے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ یہ تاجر تھے، چنانچہ تجارت کی غرض سے شام کو گئے ہوئے تھے کہ وہاں ایک خواب دیکھا اور بخیرہ راہب سے اس خواب کا ذکر کیا انھوں نے آپؓ سے پوچھا کہ تم کہاں سے ہو؟ آپؓ نے فرمایا کہ مکہ سے، کہاں کس قبیلہ سے؟ فرمایا کہ قریش سے، پوچھا کام کیا کرتے ہو؟ کہا تجارت کا۔ جس پر راہب نے کہا کہ اگر خدا نے تمہارے خواب کو سچا کر دکھایا تو عنقریب تمہاری قوم میں ایک نبی مبعوث ہوگا، تم اس کی حیات میں اس کے وزیر رہو گے اور وفات کے بعد خلیفہ رہو گے۔ حضرت صديق رضی اللہ عنہ نے اس بات کو دل میں چھپائے رکھا، جب نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا اعلان کیا تو آپؓ ان کی بارگاہ میں تشریف لائے اور آپؓ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ محترم جس راستے کی طرف آپؓ بلا تے ہیں اس کی دلیل کیا ہے؟ آپؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی دلیل

وہ خواب ہے جو تم نے شام میں دیکھا تھا آپؓ نے بے ساختہ حضور ﷺ کو گلے لگایا اور آپؓ کی متور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کلمہ شہادت پڑھا۔

آپؓ کے اسلام کے متعلق دیگر روایات بھی ملتی ہیں۔ یاد رہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی آپؓ نبی اکرم ﷺ کے دوست تھے۔ آپؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی اس کے دل میں میرے بارے میں کھٹکا اور تردد ہوا، سوائے ابو بکر بن قحافہ کے میں نے جیسے ہی ان کو دعوت دی اسلام لے آئے۔

آپؓ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ آپؓ آٹھ سال کے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کا یقین آپؓ کے دل میں بیٹھ گیا تھا۔ آپؓ کے ہاتھ پر حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے جلیل القدر صحابہ کرام ایمان لائے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے پہلے جن کی قبر کھلے گی وہ آپؓ کی قبر مبارک ہوگی۔ امت محمدیہ میں جنت میں سب سے پہلے آپؓ ہی داخل ہوں گے۔ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۰ھ میں آپؓ کا وصال ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

## احادیث

حدیث نمبر 1: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّتْهُ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ (بخاری ج 2، ص 516، قدیمی مکتب خانہ، مسلم ج 2، ص 272، ترمذی، ج 2، ص 207)

**ترجمہ:** بے شک اپنی صحبت اور مال سے سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والے

ابو بکر ہیں، اگر میں رب کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت اور مودت تو موجود ہے آئندہ مسجد نبوی میں ابو بکر کے دروازہ کے سوا کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے۔

**فائدہ:** خلیل سے مراد ایسا دلی دوست ہے جس کی محبت رگ و پے میں سرایت کر جائے اور وہ ہر راز پر آگاہ ہو حضور ﷺ نے ایسا محبوب صرف اللہ کو بنایا اگر ان کے علاوہ کسی کو بناتے تو صدیق اکبرؓ کو بناتے۔ اس سے آپ حضور ﷺ کی صدیق اکبرؓ کے لیے محبت و شفقت اور اعتماد کا اندازہ لگا سکتے ہیں، البتہ نبی اکرم ﷺ نے مودت یعنی محبت کے رشتہ کا اظہار کیا، بعض اہل ذوق نے فرمایا کہ محبت کا درجہ غلہ (خلیلیت) کے درجہ سے بڑھ کر ہے، دیکھو ابراہیم خلیل اللہ ہیں، مگر ان کو صرف ملکوت السموات والارض کا نظارہ کروایا (سورہ انعام)۔ حضور ﷺ محبوب ہیں تو انھیں قاب قوسین و ادنیٰ (سورہ نجم، آیت 9) کے مقام پر فائز کیا۔ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اپنی خطاؤں کی معافی کے طلبگار ہیں واللہ اعلم ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین (الشعراء، 28) مگر حضور ﷺ محبوب ہیں تو آپ کی خطاؤں کا پہلے ہی بخشش کا اعلان کر دیا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر (الفخ، آیت 2) ابراہیم خلیل اللہ ہیں مگر رب سے دعا مانگ رہے ہیں کہ قیامت کے دن مجھے روانہ کجئے گا ولا تخزنی یوم یبعثون (الشعراء 78) حضور ﷺ محبوب ہیں تو پہلے ہی مژدہ سنا دیا کہ قیامت کے روز اے محبوب آپ کو رسوائی کا کوئی خوف نہ ہو گا یوم لا یخزی اللہ النبی۔ ابراہیم خلیل اللہ تھے اس لیے مانگنا پڑا کہ میرے لیے اللہ کافی ہے حسبی اللہ حضور محبوب ہیں، بے مانگے کہہ دیا یا ایہا النبی حسبک اللہ (انفال، آیت 46)۔ غرض حضور ﷺ نے بھی صدیقؓ کے لیے مودت و محبت اور اخوت کے رشتے کا اظہار کیا۔

نیز اس سے بڑی فضیلت کیا ہوگی کہ خود کائنات کا سردار آپؓ کے احسانوں کا اعتراف کر رہا ہے۔ حضور ﷺ نے وفات سے دو تین دن پہلے مسجد نبوی کی طرف کھٹنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا تھا سوائے حضرت صدیق اکبرؓ کے گھر کے دروازے کا، علماء فرماتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میری نبوت کے بعد صدیق کی خلافت ہوگی۔ (ملخصاً اشعة اللمعات الشیخ عبدالحق محدث دہلوی، مرقاة المفاتیح لملا علی القاری)۔

علامہ عینی حنفیؒ نے روایت ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ کا دروازہ بند نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی قَاتِلَی رَأَيْتُ عَلَيْهِ نُورًا (عمدة القاری، ج 15، ص 175) کہ بلاشبہ میں اس دروازہ پر

انوار کی بارش دیکھ رہا ہوں۔

حدیث نمبر 2: حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مَنْ الزَّجَالِ قَالَ أَبُو هَا قَالَ فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

(بخاری، ج 2، ص 517، مسلم، ج 2، ص 273، ترمذی، ج 2، ص 206)

**ترجمہ:** نبی اکرم ﷺ نے انھیں لشکر ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا ان کا بیان ہے جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب (پیارا) کون ہے؟ فرمایا عائشہ۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے فرمایا اس کے والد محترم یعنی ابو بکر میں نے عرض کیا پھر کون فرمایا عمر۔

**فائدہ:** کتنا قابل رشک ہے یہ گھرانہ کے اللہ کے محبوب، کائنات کے سردار کو مردوں میں بھی سب سے زیادہ پیارا حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں اور عورتوں میں بھی سب سے زیادہ پیاری اسی صدیق کی دلاری امال عائشہ صدیقہ عقیقہ ہیں۔

علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”هَذَا تَصَرُّعٌ بِعَظِيمِ الْفَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَفِيهِ دَلَالَةٌ بِبَيِّنَةٍ لِأَهْلِ السُّنَّةِ فِي تَفْضِيلِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ عَلَى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ۔“ (شرح مسلم، ج 2، ص 273)

اس روایت میں حضرت صدیق، عمر و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظیم فضیلت پر تصریح ہے اور اہل سنت کے لیے اس بات پر واضح دلیل ہے کہ تمام صحابہ میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ پھر عمرؓ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس روایت سے حضرت صدیق اکبرؓ کی تمام صحابہ پر افضلیت پر استدلال کیا جاسکتا ہے تو عورتوں میں سب سے افضل حضرت امال عائشہ صدیقہ کی افضلیت پر بھی استدلال کیا جاسکتا ہے واللہ اعلم۔

حدیث نمبر 3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْئٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ

كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابَ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ صَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ۔  
(بخاری، ج 2، ص 517، ترمذی، ج 2، ص 208)

**ترجمہ:** جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، اے اللہ کے بندے یہ دروازے بہتر ہیں، پس جو شخص اہل نماز ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل جہاد سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صیام میں سے ہوگا اسے صیام، ریان والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا جس شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف و اندیشہ باقی نہ رہے گا۔ حضرت صدیقؓ نے رسول اللہ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آقاؐ نے فرمایا ہاں! ابو بکر اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو۔

**فائدہ:** یعنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ کی اس امید کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت کا روپ دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واقعاً قیامت کے روز جنت کا ہر دروازہ بلائے گا۔ وَرَجَاءُ النَّبِيِّ ﷺ وَاقِعٌ مُحَقَّقٌ۔ (عمدة القاری، ج 16، ص 183)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی جس عمل کو سب سے زیادہ کرنے والا ہوگا اسی عمل کے مناسب جنت کا دروازہ اسے پکارے گا اور جس میں یہ تمام اعمال بوجہ اتم موجود ہوں، اسے جنت کا ہر دروازہ پکارے گا اور صدیق اکبرؓ چونکہ ان تمام اعمال پر عامل تھے لہذا جنت کا ہر دروازہ انھیں پکارے گا۔ (ارشاد الساری، ج 6، ص 90)

حدیث نمبر 4: حضرت موسیٰ اشعریؓ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ جب باغ اریس میں حضورؐ آئے اور میں وہاں دروازہ پر دربان ہو گیا تو:

فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رَسْلِكَ ثُمَّ

ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ إِذْنُ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ۔  
(بخاری، ج 2، ص 519)

**ترجمہ:** تو حضرت ابو بکرؓ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ تو فرمایا ابو بکر۔ میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہریے، پھر میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ابو بکرؓ دروازہ پر موجود ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انھیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی۔

حدیث نمبر 5: انس بن مالکؓ سے روایت ہے:  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَ رَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ أُثْبِتْ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيقٌ وَ شَهِيدَانِ۔  
(بخاری، ج 2، ص 519)

**ترجمہ:** جب نبی کریمؐ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا تو آپؐ نے فرمایا احد قرار پکڑ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔  
حدیث نمبر 6: اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ۔  
(ترمذی، ج 2، ص 207)

**ترجمہ:** میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ (رضی اللہ عنہما) کی پیروی کرنا۔  
**فائدہ:** علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ حضورؐ کے بعد بالترتیب حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما خلفاء ہوں گے۔ (فیض القدیر، ج 8، ص 144)  
ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے بعد ان دونوں احباب کی خلافت کا واضح ترین اشارہ اس حدیث کے علاوہ کسی اور میں نہیں ملتا، (مرقاۃ المفاتیح)۔

حدیث نمبر 7: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر باش تھا کہ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخَرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرُ هُمَا۔  
(ترمذی، ج 2، ص 207)



**ترجمہ:** ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار ہیں، پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے (یعنی تمام لوگوں کے) سوائے انبیاء و مرسلین کے، اے علی! ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

حدیث نمبر 8: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْأُخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ترمذی، ج 2، ص 208)

**ترجمہ:** رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کے دائیں طرف ابو بکر تھے اور بائیں طرف عمر تھے آپ ﷺ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

حدیث نمبر 9: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْخَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ۔

(ترمذی، ج 2، ص 208)

**ترجمہ:** رسول اللہ ﷺ نے حضرت صدیقِ نبیؓ کے لیے فرمایا کہ تم خوض اور غار میں میرے ساتھی ہو۔

غار کی مصاحبت تو آپؐ کو حاصل ہوگئی، ان شاء اللہ قیامت کے دن آپ کو خوض کوثر کی مصاحبت بھی حاصل ہوگی اور آپ کے چاہنے والے حضور ﷺ کے بعد آپ ہی کے دستِ مقدس سے خوض کوثر کا پانی پی کر جنت کی طرف جائیں گے، اللہ یہ دن نصیب کرے، آمین۔

حدیث نمبر 10: نبی اکرم ﷺ نے حضرت صدیقِ نبیؓ کو فرمایا: أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُبَى عَتِيقًا۔

(ترمذی، ج 2، ص 208)

**ترجمہ:** تمہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے، اسی روز سے آپؐ کا نام ”عتیق“ پڑ گیا۔

## امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین و خلیفہ ثانی

### حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام نامی اسم گرامی زمانہ جاہلیت و اسلام میں ”عمر“ تھا۔ والد کا نام ”خطاب“ والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے ”الفاروق“ کا لقب دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس لقب کی وجہ ایک مرتبہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین سال قبل اسلام لائے، جب اللہ نے میرا دل اسلام کے لیے کھول دیا اور جب میں دار ارقم میں اسلام لے آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، اللہ کی قسم ہم حق پر ہیں تو میں نے جواب دیا کہ پھر ڈکس بات کا ہم مسجد الحرام میں نماز پڑھیں گے، سو ہم دو صفوں کی صورت میں دار ارقم سے نکلے، ایک کی قیادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کر رہے تھے دوسرے کی میں، جب ہم مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور قریش نے ہمیں دیکھا تو ان کو ہمارے اسلام سے اتنا صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اسی دن سے حضور ﷺ نے مجھے ”الفاروق“ کا لقب دیا یعنی اللہ نے میرے ذریعہ سے حق اور باطل میں فرق کیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک یہودی و منافق ایک جھگڑے میں آپ ﷺ کے پاس فیصلے کے لیے آئے آپ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ وہ منافق عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ کے لیے چلا گیا، یہودی نے پہلے حضور ﷺ کے پاس جانے اور فیصلہ کا واقعہ سنایا، جس پر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا صبر کرو، میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں اور اندر سے ایک تلوار لا کر اس منافق کی گردن اڑا دی اور کہا کہ جو اللہ کے رسول ﷺ کے فیصلہ پر راضی نہیں تو اس کا فیصلہ عمر کی تلوار کرے گی اسی وقت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ عمر نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا، اسی سے آپ کا لقب الفاروق مشہور ہو گیا۔

آپ کا نام آسمانوں پر ”فاروق“، آجیل میں ”کافی“، توراۃ میں ”منطق الحق“، جنت میں ”سراج“ ہے۔ جبکہ اللہ کے ہاں ”ابو حفص“ چنانچہ روایت میں ہے کہ قیامت کے دن آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ

فاروق کہاں ہے؟ تو آپ تشریف لائیں گے جس پر اللہ فرمائے گا خوش آمدید ابو حفص! یہ آپ کا اعمال نامہ ہے اگر آپ پندرہ فرمائیں تو پڑھ لیجیے ورنہ تو نہیں، کیونکہ میں نے پہلے ہی آپ کی مغفرت کر دی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دو آدمیوں کے اسلام کے لیے دعا کی تھی ایک عمر فاروق دوسرے ابو جہل، بدھ کے دن آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور جمعرات کے دن اللہ نے عمر فاروق کو اسلام کی طرف بلا لیا۔ آپ ﷺ کے اسلام پر خود جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں کی طرف سے مبارک بادی کا پیغام لے کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے۔

تین مسئلوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی رائے کے مطابق قرآن نازل کیا: (۱) مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنانے کے متعلق، (۲) آیت حجاب، (۳) اساری بدر۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب تہمت لگی تو آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا، آپؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول! عائشہ سے آپ کا نکاح کس نے کرایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے، جس پر عمرؓ نے فرمایا کہ پھر آپ کا رب آپ کو دھوکا نہیں دے گا سب حآنک هذا بہتان عظیم (خدا کی قسم اماں جی پر یہ بہتان صریح جھوٹ ہے) اللہ نے جب اماں عائشہ کی برات نازل کی تو بعینہ انہی الفاظ کو قرآن میں ذکر کیا۔ علماء نے دیگر بھی کئی لفظی و معنوی موافقات کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ قوم میں ایک بلند قامت وجہ شخص ہے جو دیگر لوگوں سے تین فٹ بلند ہے ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ عمر۔ میں نے پوچھا کہ ان کا قد دیگر لوگوں سے تین درجہ بڑا کیوں ہے؟ تو جواب ملا کہ ان میں تین خصلتیں ہیں (۱) اللہ کے دین کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، (۲) خلیفہ بنائے جائیں گے (۳) شہادت کا رتبہ ملے گا۔ جب یہ خواب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے سنایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے ہوتے ہوئے ہم خلافت کا سوچ بھی نہیں سکتے، حضرت صدیق کے بعد جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اس خواب کو سنانے کی گزارش کی اور پھر فرمایا کہ جہاں تک ملامت کا خوف نہ ہونے کی بات ہے تو اللہ سے امید کرتا ہوں کہ مجھے انہی میں سے بنائے گا، جہاں تک خلافت کی بات ہے تو وہ مل گئی اور جہاں تک شہادت کی بات ہے تو وہ بھی نصیب ہو جائے گی ان شاء اللہ اور بار بار اس کو دہراتے رہے۔

آپؓ ہی کی وہ ذات مقدسہ ہے جس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کے ہوتے ہوئے امت میں کوئی فتنہ نہ ہوگا اور ہوا بھی یہی آپ کی شہادت ہونی تھی کہ امت پر فتنوں کا نہ بند ہونے والا باب کھل گیا۔ حضور ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد آپ پہلے شخص ہیں جن کی قبر شق ہوگی۔ اسلام میں آپ پہلی شخصیت ہیں جو ”امیر المؤمنین“ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ بیس رکعت تراویح کا اہتمام کروایا اور اسی پر پوری امت کا آج تک اجماع و عمل ہے۔

آپؓ ہی نے ہجری کلینڈر کا آغاز کیا، آپؓ ہی نے جمع قرآن پر صدیق رضی اللہ عنہ کو ابھارا، آپؓ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو رات کو اپنی رعایا کی خبر گیری کرنے کے لیے بھیس بدل کر مدینہ میں چکر لگاتے، آپؓ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عمال و عوام کی تادیب کے لیے ہاتھ میں کوڑا پکڑا۔ آپ کے ہاتھ پر اللہ نے روم، قادیسیہ اور شام کو فتح کیا۔ بائیس لاکھ مربع میل پر آپؓ کی حکمرانی تھی۔ زمانہ خلافت میں دس بار متصل یکے بعد دیگرے حج کیا اور گیارہویں سال شہید کر دیے گئے۔ اہل بیت سے بہت محبت و شفقت کا معاملہ فرماتے، چنانچہ جب آپؓ نے وظائف کا سرکاری رجسٹر تیار کرایا تو پوچھا کہ اس میں کس سے ابتداء کی جائے، لوگوں نے آپؓ کو کہا کہ آپؓ ہی امیر المؤمنین ہیں سب سے پہلے اپنا نام درج کرائیں تو آپؓ نے سب سے پہلے بنی ہاشم کے نام لکھوائے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے خاص طور پر پانچ پانچ سو روپے وظیفہ مقرر کیا۔

ابوسعید شرف النبوةؓ میں نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے سامنے عمر کے فضائل بیان کرو تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے فضائل سننے کے لیے تو عمرؓ نوح چاہیے، ہاں! البتہ اے محمدؐ آپ کے بعد اسلام جس کی موت پر روئے گا وہ عمرؓ کی موت ہوگی۔ پس عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل لاتعد ولا تحصى ہیں، جن کے لیے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں، ہم بھی اس مضمون کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسی قول پر ختم کرتے ہوئے اب ان کے فضائل میں وارد چند احادیث کو نقل کرتے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ۲۶/۲۷ ذوالحجہ کو فیروز ابولولہ نے آپ کو فجر کی نماز میں خنجر کے پے در پے وار سے زخمی کیا اور ۲۹/۲۷ ذوالحجہ کو اسی زخم سے شہید ہوئے۔ اٹا اللہ واثا الیہ راجعون۔



## حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظروں میں آپ کا مقام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب وفات پا گئے اور انھیں تخت پر لٹایا گیا تو لوگ ارد گرد جمع ہو گئے اور ان کی تعریف کرنے اور دعا دینے لگے، میں بھی ان میں شامل تھا کہ اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے میرے موٹے پر اپنا ہاتھ رکھا تو میں گھبرا گیا میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے حضرت عمرؓ کے لیے دعائے رحمت کی اور پھر فرمایا اے عمر! تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو، خدا کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر آنحضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ نے فرمایا ابو بکر و عمر آئے اور میں اندر گیا، اور ابو بکر و عمر اندر گئے اور میں نکلا اور ابو بکر و عمر نکلے، اس لیے میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ان دونوں ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا (مسلم)۔ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ سے غایت درجے کی محبت رکھتے تھے اور ان کو خود سے افضل سمجھتے تھے اب خدا ناس کرے ان لوگوں کا جو ان دونوں بھائیوں میں جھگڑا بتاتے ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کا نام ”عمر“ رکھا تھا۔ (جلاء العیون از باقر مجلسی)

## احادیث

حدیث 11: نبی اکرم ﷺ نے جنت کا ایک منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

رَأَيْتُ قَصْرًا بِفَنَائِهِ جَارِيَةً فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَابِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ۔ (بخاری، ج ۱، ص ۵۲۰، مسلم، ج ۲، ص ۲۷۵)

**ترجمہ:** میں نے ایک محل دیکھا کہ اس کے سامنے ایک عورت تھی میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر کا میرے دل میں خیال آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمر کی غیرت یاد آئی۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا؟

**فائدہ:** اس حدیث سے عمر فاروقؓ کا قطعی جنتی ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۴، ص ۳۵۹) ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ یہ محل کس کیلئے ہے تو جواب ملا کہ ایک قریشی عربی کیلئے ہے تو آپ ﷺ نے اس محل کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قریشی عربی تو میں ہوں (یعنی کیا میرے لئے ہے؟) تو کہا گیا کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص کیلئے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ محمد تو میں ہوں تو جواب ملا کہ عمر بن خطاب کیلئے۔

علامہ ابوالفضل عراقیؒ (متوفی ۸۰۶) فرماتے ہیں کہ یہ بتائیے جانے کے بعد کہ یہ امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کیلئے ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ محمد تو میں ہوں یعنی آپ کو اس جملے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ محل آپ کیلئے نہیں مگر آپ یہ جان گئے تھے کہ جس کا یہ محل ہے وہ بہت بڑی قدر و منزلت والا ہے خاص کر جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ ہی کی امت میں سے ایک شخص کیلئے ہے تو اس کا نام جاننے کیلئے فوراً بے قراری میں کہا کہ محمد ﷺ تو میں ہوں تاکہ جلد سے جلد اس خوش نصیب کا نام بتا دیا جائے تو اس پر نام بتا دیا گیا۔ (طرح التثريب فی شرح التثريب، ج 2، ص 57)

حضرت عمرؓ نے اس خواب کو سننے کے بعد ایک فرماں بردار غلام کی طرح اپنے آقا کے احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا: ”یا رسول اللہ ﷺ اللہ نے یہ بلند مقام اور یہ ہدایت آپ ہی کی بدولت دی ہے۔“ (فتح الباری، ج ۷، ص ۴۴)

حدیث 12: قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْزِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَى الرَّيِّ يَجْرِي فِي طُفْرِي أَوْ فِي أَطْفَارِي ثُمَّ نَأَوْتُ عُمَرَ قَالُوا فَبَاؤَلْتَ قَالَ أَلْعَلِمَ -

(بخاری، ج ۱، ص ۵۲۰، مسلم، ج ۲، ص ۲۷۴)

**ترجمہ:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دودھ پیا اور سیرابی کے اثر کو اپنے

ناخنوں تک محسوس کیا پھر میں نے پیالہ عمر کو دے دیا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس خواب کی تعبیر کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علم۔

**فائدہ:** ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں کہ علم کو دودھ کی شکل میں مشکل کیا گیا کیونکہ دودھ بدن کے اصلاح کی پہلی غذا ہے اور علم روح کی اصلاح کی پہلی غذا ہے اور فرمایا کہ یہ دودھ جنت کی نہر میں سے عطا کیا گیا پس جس نے یہ پی لیا گویا اسے شریعت کے اسرار کا علم دے دیا گیا۔ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگو! اگر سارے عربوں کا علم میزان کے ایک پلڑے میں جمع کر دیا جائے اور عمرؓ کا علم دوسرے پلڑے میں تو خدا کی قسم عمر کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (ملخصاً مرتقاۃ المفاتیح)

انہی سے روایت ہے کہ زید بن وہب کو کہا کہ پڑھئے قرآن میں سے جو کچھ آپ نے عمر فاروق سے پڑھا اس لئے کہ بلاشبہ وہ ہم میں سے سب سے زیادہ رب کے قرآن اور اس کے فقہ کو جاننے والے تھے۔ بلکہ صحابہ تو گمان کرتے تھے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے عمر فاروق کے پاس ہیں۔ (الریاض النضرۃ، ج ۲ ص ۲۶۲)

حضرت مہلبؒ فرماتے ہیں کہ دودھ کا خواب میں دیکھنا سنت پر استقامت، فطرت سلیمہ، علم نافع و فہم قرآن پر دلیل ہے اور یہاں حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کیلئے دودھ کا ذکر ان کی فطرت سلیمہ اور اصلاح دین کی وجہ سے کیا۔ (عمدة القاری، ج ۲ ص ۸۷)

حدیث نمبر 13: نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک اور خواب سناتے ہوئے فرمایا:

رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَبِيضٌ يَجْرُهُ قَالُوا مَاذَا أَوَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَدِينُ۔

(مسلم، ج ۲ ص ۲۷۴)

**ترجمہ:** نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر گرتے (قمیصیں) ہیں بعض کے گرتے چھاتی (سینے) تک ہیں اور بعض کے اس سے نیچے حضرت عمرؓ نکلے اور وہ اتنا نیچے گرتا پہنے ہوئے ہیں جو کہ زمین پر گھسٹا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا دین۔

**فائدہ:** علامہ نووی شافعی فرماتے ہیں کہ قمیض کی تعبیر دین سے دینا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے آثار جمیلہ کے بقاء اور مسلمانوں کے درمیان آپ کے حسن معاملات کی نشاندہی کرتا ہے تاکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ان عادات جمیلہ و اطوار حمیدہ کی پیروی کی جائے۔ (شرح نووی، ج ۲ ص ۲۷۴)

حدیث 14: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَاءَ قَطْرًا إِلَّا سَلَكَ فَجَاءَ غَيْرَ فَجَّكَ۔

(بخاری، ج 1 ص 520، مسلم ج 2 ص 276)

**ترجمہ:** اے ابن خطاب اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر ہولیتا ہے۔

**فائدہ:** علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تنبیہ ہے حضرت عمر فاروقؓ کی صلابت دین اور دائمی بزرگی پر اور اس میں اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حق حضرت عمرؓ کے ساتھ ہے۔ (ملخصاً مرتقاۃ المفاتیح)

نیز یہ بین دلیل ہے اس بات پر کہ آپؓ محفوظ عن العصیان تھے۔ آج بھی انسان نما شیاطین آپ کا نام سن کر چیں بجیں ہو جاتے ہیں ہمارے علاقے میں جب باب عمر بنایا گیا تو وہاں کی ایک بہت بڑی سیاسی شخصیت نے اس باب کے نیچے سے گزرنے سے انکار کر دیا اور اپنی گاڑی اور پروٹوکول کا راستہ بدل دیا میں نے اس موقع پر کہا کہ واہ نبی تیرے قربان جاؤں کیا یہی خوب کہا جس راستے پر عمر ہو گا اس راستے پر شیطان آپ کو دیکھ کر راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لے گا۔

حدیث نمبر 15: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ۔

(بخاری، ج 1 ص 521، مسلم ج 2 ص 276)

**ترجمہ:** تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

**فائدہ:** محدث اسے کہتے ہیں جس کی زبان پر حق خود بخود رب تعالیٰ جاری کر دے۔ علامہ نووی نے محدثوں کی شرح ملہمین یعنی جن کو اللہ الہام کرے سے کی ہے (شرح مسلم)

حدیث نمبر 16: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ

(ترمذی، مشکوٰۃ، ج 2 ص 565)

**ترجمہ:** بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے۔

**فائدہ:** علماء فرماتے ہیں گویا آپؐ کی زبان سوتی ہوئی تلوار تھی جو حق و باطل میں فیصلہ کر دیتی تھی۔ یہاں جعل اجری کے معنی میں ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ زبان پر حق آپؐ کی خلقی صفت تھی (مرقاۃ)۔ نیز علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب صحابہ کے اقوال خصوصاً خلفاء اربعہ میں کسی مسئلہ پر کوئی اختلاف ہو جائے تو ترجیح حضرت عمرؓ کی رائے کو دی جائے گی، کیونکہ آپؓ کے لیے حضور ﷺ فرما چکے ہیں کہ ہمیشہ حق ہی آپؓ کی زبان پر جاری ہوگا۔ (جامع العلوم والحکم، ج 2 ص 121)

حدیث نمبر 17: نبی اکرم ﷺ نے آپؓ کی شان میں فرمایا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(ترمذی، مشکوٰۃ، ج 2 ص 566)

**ترجمہ:** اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

**فائدہ:** یعنی عمرؓ میں انبیاء و مرسلین کے خصائل و صفات موجود ہیں ایک روایت میں ہے کہ لَوْ لَمْ أُبْعَثْ لَبُعِثْتَ يَا عُمَرُ اگر مجھے نہ بھیجا جاتا تو اے عمر میری جگہ آپؓ کو بھیجا جاتا۔ علماء نے لکھا ہے کہ انبیاء کی صفات میں جو سب سے بڑی صفت آپؓ میں تھی وہ بدن، دین و ستر کی قوت اور اللہ کے دین و غلبہ کیلئے آپؓ کی غیرت و حمیت تھی۔ (بحر الفوائد)

حدیث نمبر 18: آپؓ کی شان میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ

(مشکوٰۃ، ج 2 ص 567)

**ترجمہ:** (عمر) میری امت میں از روئے مرتبہ بہشت میں بہت بلند مقام پر ہیں۔

حدیث نمبر 19: حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

هَذَاان السَّعْبُ وَالْبَصْرُ

(ترمذی، مشکوٰۃ، ج 2 ص 568)

**ترجمہ:** یہ دونوں (ابو بکر و عمر) میرے کانوں اور آنکھوں کے مرتبہ میں ہیں۔

حدیث نمبر 20: قال رسول الله ﷺ وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔  
(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ، ج 2 ص 568)

**ترجمہ:** میرے دو وزیر زمین والوں سے ابو بکر و عمر ہیں۔

**فائدہ:** بادشاہ، صدر کی حیاتی میں وزیر اس کے معاون ہوتے ہیں اور اس کے جانے کے بعد وزیر اس کے قائم مقام ہوتے ہیں لہذا آپ ﷺ کی حیاتی میں یہ دونوں آپ کے معاون رہے اور وفات کے بعد آپ کے نائب و قائم مقام بالترتیب حضرت ابو بکر صدیقؓ و عمرؓ ہوئے۔

☆☆☆☆



## امير المومنين، خليفة المسلمين وخليفه ثالث

### حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم مبارک زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں میں ”عثمان“ تھا۔ عبد مناف پر جا کر آپ کا سلسلہ نسب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

آپ کا لقب ”ذو النورین“ تھا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی دو بیٹیاں آپ کے عقد میں یکے بعد دیگرے آئیں ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ وتر میں قرآن کو ختم کرتے تھے تو قرآن خود نور اور قیام اللیل یہ بھی نور اس لیے آپ ﷺ کو ذو النورین کہا جاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی دو کنیتیں تھیں ایک ابو عبد اللہ ایک ابو عمر اس وجہ سے ذو النورین کہا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ جب جنت میں داخل ہوں گے تو دو شمعیں آپ کیلئے روشن ہوں گی جس کی وجہ سے آپ کو ذو النورین کہا گیا۔ (الریاض النضرۃ، ج 3، ص 6)

اور پیر سائیں غلام رسول قادری بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

”کسی نے حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا مرتبہ تین خلفاء کے مراتب میں کیا ہے؟ فرمایا آپ ﷺ کو شہادت کے مرتبے میں سے بھی حصہ ملا ہے اور ولایت کے مرتبے میں سے بھی حصہ ملا ہے اور آپ کے ذو النورین ہونے کا عارفین کے نزدیک یہی مطلب ہے۔“ (روح المعانی ج 3، ص 106؛ بحوالہ ضرب حیدری، ص 180)

آپ ﷺ کا قد نہ زیادہ چھوٹا تھا نہ طویل اونچی خوبصورت ناک جو سرداری کی علامت تھی نرم کھال طویل گھنی داڑھی دونوں کانوں کی لولیک بال رکھتے داڑھی کو زرد رنگ کا خضاب لگاتے۔ آپ کے حسن کے متعلق حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ان کے پاس کچھ گوشت دیکر بھیجا میں جب ان کے پاس گیا تو یہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے میں کبھی ان کو دیکھتا کبھی حضرت رقیہؓ کو خدا کی قسم ان سے زیادہ خوبصورت شوہر میں نے نہ دیکھا۔

ان کی پھوپھی سعدی بنت کریز کی دعوت پر اسلام ان کے دل میں گھر کر گیا تھا اور حضرت صدیقؓ کی دعوت پر فوراً اسلام لے آئے تھے۔

آپ ﷺ رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی اور راز داران میں سے تھے۔ حضرت سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوری رات رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اللہم عثمان رضیت عنہ فارض عنہ، اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا

الذین ینفقون اموالهم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا قرآن کی یہ آیت آپ ﷺ ہی کی شان میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ امن ہو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الاخرة ویرجو رحمة ربہ اور ان الذین سبقت لهم منّا الحسنی، اور هل یستوی هو ومن یامر بالعدل وهو علی صراط مستقیم۔ آپ کی شان میں نازل ہوئیں۔ آپ کو حبشہ اور مدینہ دونوں طرف کی ہجرت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت حضرت رقیہؓ کے ساتھ آپ ہی نے کی آپ کے بعد دیگر مسلمان حبشہ کی طرف مہاجر ہوئے۔ اپنی دونوں صاحبزادیوں کے نکاح کا حکم خود جبرائیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے آپ کے پاس لائے تھے۔

## احادیث

حدیث نمبر 21: قال النبی ﷺ مَنْ یَحْفَرُ بَرْزُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَبِشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ۔

(بخاری، ج 1، ص 522)

**ترجمہ:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بَرزومہ کو خرید کر سب کیلئے عام کر دے وہ جنت کا مستحق ہو گا۔ تو عثمان نے اسے خرید کر عام کر دیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جیش العسرة (غزوہ

تو کہ لکھ کر) کو سامان سے لیس کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمانؓ نے ایسا کیا تھا۔

حدیث نمبر 22: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنِيئَةً ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتَصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

(بخاری، ج 1، ص 522)

**ترجمہ:** نبی کریم ﷺ ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو (تو آنے والے) حضرت ابو بکرؓ تھے۔ پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو تو وہ حضرت عمرؓ تھے۔ پھر تیسرے شخص آئے اور اجازت چاہی آپ ﷺ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو گئے پھر فرمایا کہ انہیں بھی اجازت دے دو اور (دنیا میں) ایک آزمائش سے گزرنے کے بعد انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو، آپ عثمانؓ تھے۔

حدیث نمبر 23: ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا

إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أَحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى ابْنُ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أَحُدٍ فَاشْهَدْ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنْ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنُ

هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ۔

(بخاری، ج 1، ص 523)

ترجمہ: اے ابن عمرؓ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا جواب مرحمت فرمائیں گے آپ مجھے بتائیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمانؓ نے احد کی لڑائی سے فرار اختیار کیا تھی ابن عمرؓ نے فرمایا جی ہاں، پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے آپؓ نے فرمایا جی ہاں، پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ آپؓ نے جواب دیا جی ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ یہ سن کر اس کی زبان سے نکلا اللہ اکبر۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ قریب آ جاؤ تمہیں ان اعتراضات کی تفصیل سمجھاؤں۔ احد کی لڑائی سے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے جہاں تک بدر کی لڑائی کی بات ہے تو ان کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی تھی جو اس وقت بیمار تھیں اور حضور ﷺ نے فرمایا تھا (لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے) تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے بھی حصہ ملے گا۔ اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمانؓ سے زیادہ ہر دلعزیز اور بااثر ہوتا تو آپ ﷺ اسی کو آپؓ کی جگہ بھیجتے یہی وجہ ہوئی تھی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو مکہ بھیج دیا تھا اور جب بیعت رضوان ہو رہی تھی تو حضرت عثمانؓ مکہ جا چکے تھے حضور ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور پھر اسے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمرؓ نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (اور پھر کبھی ایسی مقدس شخصیت پر الزام تراشی نہ کرنا)

حدیث نمبر 24: قال رسول الله ﷺ تَهَيِّجْ عَلَى الْأَرْضِ فِتْنٌ "كَصَيَاصِي الْبَقَرِ فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا وَاصْحَابُهُ يَوْمُئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَقَبِطِ الْيَهُودَ فَكَشَتْ قَنَاعَهُ أَقْبَلَتْ بوجهه الى رسول الله ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ هَذَا؟ وَذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

(ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ، مسند ابی شیبہ، ج 12، ص 42، رقم 32690)

**ترجمہ:** نبی اکرم ﷺ زمین پر فتنوں کے زور کا ذکر کر رہے تھے کہ ایک آدمی چادر اوڑھے گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ آدمی اس دن راہ راست پر ہوگا مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اس شخص کی طرف اٹھا اچانک وہ شخص عثمان بن عفان تھے میں نے حضرت عثمانؓ کا منہ آپ ﷺ کو دیکھا یا کہ یہ شخص ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

حدیث 25: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

يطلع عليكم من هذا الفج رجل من اهل الجنة فطلع عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه .

(فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل، ص 445)

**ترجمہ:** حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی اس راسے سے تم پر ایک جنتی آدمی نکلے گا تو وہاں سے حضرت عثمان غنیؓ نکلے۔

حدیث 26: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عَثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ وَمَا هُوَ كَأَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(فضائل الصحابة لابن عیثم، ص 84، الشريعة لآجری، ج 4 ص 2012، کنز العمال)

**ترجمہ:** اے عثمان اللہ نے تیرے گناہ بخش دیے جو پہلے کیے جو بعد میں، جو چھپ کے کیے جو اعلاناً اور جو قیامت تک ہیں یعنی تمام گناہ بخش دیے۔

حدیث 27: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

(مشکوٰۃ، ج 2، ص 569)

**ترجمہ:** ہر نبی کے لئے ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔

حدیث 28: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

(رواہ الطبرانی اسنادہ حسن مجمع الزوائد ج 19، ص 174)

**ترجمہ:** عثمان غنیؓ کی شرم عفت و حیاء سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

حدیث 29: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ الْأُخْرَى لَوْ أَنَّ عِنْدِي عَشْرًا لَزَوَّجْتُكَهِنَّ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ فَإِنِّي عَنْكَ لَرَاضٍ۔  
(المعجم الكبير، ج 6، ص 176 رقم 6116، کنز العمال، ج 13، ص 75 رقم 36281، مجمع الزوائد، ج 8، ص 390، رقم 14510)

**ترجمہ:** حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی دوسری نور نظر سے میرا نکاح کیا تو مجھے فرمایا کہ اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتی تو سب کی شادیاں یکے بعد دیگرے تیرے ساتھ کر دیتا بے شک میں تجھ سے راضی ہوں۔

حدیث نمبر 30: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہمیں شدت سے بھوک لگی جس پر منافقین بڑے خوش ہوئے جب عثمان غنیؓ کو علم ہوا تو چودہ اونٹ غلے کے لئے اور ان میں سے نو نبی اکرم ﷺ کو بھیج دیے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا یہ ہدیہ کس کی طرف سے؟ بتایا گیا کہ عثمانؓ نے آپ ﷺ کے لیے بھیجے تو آپ ﷺ کا چہرہ خوشی دمک اٹھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اٹھتے ہوئے دیکھے یہاں تک کہ مجھے ان کے بغل کی سفیدی نظر آنے لگی عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے ہیں:

دُعَاء مَا سَمِعْتُهُ دَعَا لَأَخِي قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ آغِطْ عُثْمَانَ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِعُثْمَانَ۔

(المعجم الكبير ج 17، ص 249 رقم 694، کنز العمال ج 15، ص 51، مجمع الزوائد ج 8، ص 393، رقم 14523)

ایسی دعا نہ اس سے قبل نہ اس کے بعد کسی کے حق میں میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان سے سنی۔ جس میں آپ ﷺ بار بار فرما رہے تھے کہ یا اللہ عثمان کو یہ دے یا اللہ عثمان کے ساتھ یہ کر۔ (یعنی خوب خوب دعائیں دیں)۔





## امير المومنين، خليفة المسلمين وخليفه رابع

## حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نام حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے زمانہ جاہلیت میں بھی یہی نام تھا۔ ابوالحسن کنیت ہے جبکہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ”ابوتراب“ کی کنیت ملی۔ یہ کنیت آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔ جبکہ ایک کنیت ”صدیق و فاروق“ بھی ہے۔ آپ کا نسب نبی اکرم ﷺ سے بہت قریب ہے ہاشمی خاندان کے چشم و چراغ خواجہ عبدالمطلب کے پوتے نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد ہیں۔ آپ کے والد خواجہ ابو طالب نے مرتے دم تک نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا مگر افسوس کہ اسلام نہیں لائے۔

آپ کرم اللہ وجہہ کا قدمیانہ، رنگت گندم گو اور سر پر کم بال تھے مشہور یہی ہے کہ آپ زیادہ تر طلق (گنچے) کرواتے تھے ایک دفعہ کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹ کے متعلق کہا کہ بہت نکلا ہوا ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس کے اوپر علم ہے اور نیچے کھانا ہے۔ (الریاض النضرہ ج 3 ص 93)

آپ جاہلیت کی تمام آلائشوں سے پاک تھے۔ آپ کے اسلام کے متعلق مختلف اقوال ہیں کسی نے 8 سال کسی نے 10 سال کسی نے 13 سال لکھا ہے نو عمروں میں سب سے پہلے اسلام لانے کا اعزاز آپ ہی کو حاصل ہے۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیر کے دن نبوت کا اعلان کیا اور منگل کے دن آپ کرم اللہ وجہہ نے نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر ان کے ساتھ نماز پڑھی لہذا امتیوں میں سب سے پہلے نماز پڑھنے والے آپ کرم اللہ وجہہ ہیں (النضرہ)۔

آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے محبوب تھے نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث ہیں جن میں آپ کو ایذا دینے کو نبی کریم ﷺ نے اپنی ایذا سے تعبیر فرمایا۔ آپؐ کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی کا حق امت پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔ آپ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات پر ان

کے اعضاء وضو کو آپ ہی نے غسل دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کے عقد میں دی۔ گویا نبی کریم ﷺ کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہے۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ بی بی فاطمہؓ کا نکاح ان سے کریں۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ نبی اکرم ﷺ نے آپ ہی سے لکھوایا۔ سورہ انفال آیت 30، بقرہ آیت 274 مانده آیت 55 سجدہ آیت 18 وغیرہ آپ ہی کے متعلق نازل ہوئیں۔

ابن محم خارجی نے آپؐ کو شہید کیا حضرت حسنؓ نے جنازہ پڑھی اور کوفہ میں دفنایا گیا۔ آپ کا انتقال 21 رمضان 40 ہجری سحری کے وقت ہوا۔ آپ کی عمر اس وقت 63 سال تھی مدت خلافت چار سال نو ماہ رہی ابن عبد البر نے دیگر تواریخ بھی لکھی ہیں۔

## احادیث

حدیث نمبر 31: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوْفِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ (بخاری)

**ترجمہ:** نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک آپ سے راضی و خوش تھے۔

حدیث نمبر 32: نبی اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا:

أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِبَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔ (بخاری، مسلم)

**ترجمہ:** کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے۔

**فائدہ:** یہ روایت مختلف طرق سے محدثین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں درج

کی ہے۔ بعض گمراہ قسم کے لوگ اس حدیث سے حضرت علیؑ کے خلیفہ بلا فصل ہونے پر استدلال کرتے ہیں یہ درست نہیں اس لئے کہ جس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنے اہل عیال کی حفاظت کیلئے مامور کیا تھا اور دنیاوی سیادت و امور کیلئے خود نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں عبد اللہ ابن مکتومؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ اور یہ صرف ایک دفعہ نہیں تیرہ دفعہ نیابت انہی صحابی کے ہاتھ میں آئی اور امامت کے فرائض بھی یہی صحابی رسول ﷺ دیتے۔ (الاصابہ ج 2 ص 523)

اگر اس روایت سے حضرت علیؑ کا خلیفہ ہونے کا ثبوت ملتا تو صحابہ ضرور یہ بات کرتے کہ آپ ﷺ کی غیر موجودگی میں اختلاف کا حق عبد اللہ ابن مکتومؓ کو نہیں بلکہ حضرت علیؑ کو ہے۔ پھر اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی مگر وجہ تشبیہ ذکر نہیں کی اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ تشبیہ خلافت میں نہیں دی کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے وہ آپ علیہ السلام کے بعد خلیفہ نہ ہوئے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاندان میں تو خلافت چلی ہی نہیں آپ کے بعد حضرت یوشع بن نون آپ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے۔ معروف شیعہ عالم نوری طبری لکھتے ہیں:

واعلم ان قول النبی لمولانا علی ابن ابی طالب انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لاني بعدى يشتمل على خصائص عظيمة غير الخلافة۔ (فصل الخطاب فی اثبات کتاب رب الارباب ج 1 ص 181)

خوب جان لو کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد حضرت علیؑ کی عظیم خصائص پر مشتمل ہے مگر اس سے آپ کی خلافت (بلا فصل) ثابت نہیں ہوتی۔

حدیث نمبر 33: نبی کریم ﷺ کی طویل حدیث ہے کہ کل میں خیبر کی فتح کیلئے یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور پھر آپ ﷺ نے وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا اور انہی کے ہاتھوں سے خیبر کا ناقابل تسخیر قلعہ اللہ نے فتح کرایا۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر 34: قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ أَنَّهُ لَعَهْدَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَى أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ۔

**ترجمہ:** حضرت علیؑ نے کہا اس خدا کی قسم جس نے پھاڑا دانے کو اور پیدا کیا ذی روح کو کہ نبی کریم ﷺ نے حکم کیا میری طرف یہ کہ تجھ کو دوست نہیں رکھے گا مگر مومن اور دشمنی نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (مشکوٰۃ)

حدیث نمبر 35: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَّ عَلِيًّا مَيِّتٌ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہے اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔

حدیث نمبر 36: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (ترمذی مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** جس شخص کا میں دوست ہوں تو علی بھی اس کا دوست ہے۔

**فائدہ:** بعض بیمار ذہنوں نے اس حدیث سے بھی حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل سے استدلال کیا ہے جو کہ بالکل غلط ہے کہ اس حدیث میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں ابن اثیر جزری نے تو مولیٰ کے قریب اس معنی پروردگار، مالک، سردار، محسن، آزاد کرنے والا، چچا زاد، مددگار، محبت کرنے والا، فرماں بردار پڑوسی، عہد و پیمان کرنے والا، داماد عقد کرنے والا، احسان کرنے والا وغیرہم کیے ہیں۔ (النهاية، ج 5 ص 228)

حماسہ میں ہے:

مواليكم مولى الولادة منهم

و مولى اليمين حابس قد تقسما

تمہارے مددگاروں میں سے بعض چچا زاد اور بعض حلیف ہیں ان میں سے ہر ایک روکنے والا ہے (جنگ کے لیے) اس حال میں کہ ان کے مورچے تقسیم شدہ ہیں

یہی مولا کا لفظ نبی اکرم ﷺ نے زید بن حارثہؓ کیلئے بھی استعمال کیا: انت مولای و منی (آپ میرے مولا اور مجھ سے ہیں) طبقات ابن سعد ج 3 ص 44 ایک روایت میں ہے انت مولای و احب

القوم الی آپ میرے مولائیں اور لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مصنف عبد الرزاق، ج 11 ص 227)

تو کیا ید بن حارثہؓ کو بھی خلیفہ بلا فصل مانا جائے گا؟ پھر یہ روایت نبی کریم ﷺ کی حیاتی کی ہے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں خلیفہ مقرر ہو گئے تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہی نہیں فرمایا کہ من بعدی (میرے بعد) حالانکہ کوئی عقل مند بھی اس کا قائل نہیں۔ اس قسم کی روایات سے استدلال کرنے والوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ صحیح سند سے دکھاؤ کہ کبھی خود حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت بلا فصل پر ان احادیث سے استدلال کیا ہو۔

حدیث نمبر 37: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

(ترمذی، مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت میں۔

حدیث نمبر 38: عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ظَيُّو فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيَّ يَا كَلُّ مَعِيَ هَذَا الظُّيُّ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ۔

(ترمذی مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرندہ بھنا ہوا تھا فرمایا اے اللہ میرے پاس اس کو لاؤ جو تیری مخلوق میں سے تجھ کو پیارا ہو کہ میرے ساتھ مل کر اس پرندہ کو کھائے تو آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت علیؓ آئے اور ان کے ساتھ مل کر کھایا۔

حدیث نمبر 39: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

(ترمذی، مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علیؓ اس کے دروازے ہیں۔

حدیث نمبر 40: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي۔

سَبَّنِي۔

(مسند احمد، مشکوٰۃ)

**ترجمہ:** جس نے علیؓ کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۷ء بروز شنبہ قبل از نماز ظہر ہفتہ وار اہلسنت کے لیے لکھا گیا یہ مبارک سلسلہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور آج اس کی آخری قسط بھی مکمل ہو گئی اب اس کے بعد ”الاربعینات فی مناقب خلفاء سید الکائنات“ لکھنے کا ارادہ ہے جس میں ہر خلیفہ راشد پر چالیس چالیس احادیث کو جمع کیا جائے گا دعا کی درخواست ہے۔

☆....☆....☆....☆

